مدینۃ المسیح

قادیان ۱۲ ماہ ہجرت - کل ۸ بجے شام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ معہ خدام ڈلہوزی سے تشریف لائے۔ آج ۹ بجے صبح کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔ البتہ دن کو ہلکا ہلکا بخار ہو جاتا ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

۱۰ مئی کو مکرم محبوب عالم صاحب خالد ایم اے کے ہاں چوتھا لڑکا تولد ہوا۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے ابو البشارت مولوی عبد الغفور صاحب کو تبلیغ کے لئے بھاگلپور بھیجا گیا ہے۔

جلد ۳۲ | ۱۳ ماہ ہجرت ۱۳۲۳ ہش | ۱۹ جمادی الاول سنہ ۱۳۶۳ھ | ۱۳ مئی سنہ ۱۹۴۴ء | نمبر ۱۱۱

زلزلہ یعنی جنگِ عظیم کے وقت کا تعیّن

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

مدت سے میرا خیال تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وحی و الہامات کے متعلق بعض خاص باتیں جو میرے ذہن میں ہیں۔ ان سے احباب کو بھی آگاہ کر کے خوشوقت کروں۔ سو آج میں خلافت ثانیہ کے برحق ہونے اور ۱۹۱۴ء کی جنگ عظیم سے اس کا تعلق ہونے کے متعلق حضور علیہ السلام کا ایک رویا پیش کرتا ہوں۔

(۱) رویا ۲۶ مئی سنہ ۱۹۰۵ء

" دیکھا کہ کسی نے کہا کہ آنے والے زلزلہ کی یہ نشانی ہے جب میں نے نظر اٹھائی۔ تو دیکھا۔ کہ اس ہمارے خیمہ کے سر پر سے جو باغ کے قریب نصب کیا ہوا ہے ایک چیز گری ہے۔ خیمہ کی چوب کا اوپر کا سرا وہ چیز ہے۔ جب میں نے اٹھایا۔ تو وہ ایک لونگ ہے جو عورتوں کے ناک میں ڈالنے کا ایک زیور ہے۔ اور ایک کاغذ کے اندر لپٹا ہوا ہے۔ میرے دل میں خیال گزرا۔ کہ یہ ہمارے ہی گھر کا مدت سے کھویا ہوا تھا اور اب ملا ہے اور زمین کی بلندی سے ملا ہے اور یہی نشانی زلزلہ کی ہے۔" (تذکرہ صفحہ ۵۰۰)

ناظرین دیکھیں کہ کیسا روشن اور واضح خواب ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ خیمہ (یعنی جماعت احمدیہ) کے سر پر سے ایک چیز گری ہے (جو خیمہ کی چوب کا کلس ہوا کرتا ہے) ہمارے یہاں اس سے خلیفۂ جماعت مراد ہے۔ کیونکہ وہی درجہ کے لحاظ سے سب سے مرکزی اور بلند مقام جماعت میں رکھتا ہے۔ اس کے گرنے سے مراد حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی وفات ہے پھر جب حضور نے اسے دیکھا۔ تو وہ بدل کر ناک کا زیور لونگ جماعت احمدیہ کے سوہاگ کا نشان ہو گیا۔ یعنی خلافت ثانیہ یا سلسلہ کی خاص ترقی اور بہار کا وقت۔ حضور نے پھر فرمایا کہ یہ ہمارے ہی گھر کا مدت سے کھویا ہوا تھا۔ یعنی چھ سال جماعت کا انتظام خلیفہ اول کے پاس رہا۔ اب خلافت اس مدت کے بعد پھر ہمارے گھر میں آئے گی۔ اور جس سال یہ واقعہ ہو گا۔ وہی سال زلزلہ کا ہو گا۔ یعنی جب ۱۹۱۴ء میں خلافت ہمارے خاندان میں آئے گی۔ تو اسی سال جنگ عظیم بھی ہو گی۔ اور پہلے اور دوسرے خلیفہ کی عظمت میں یہ فرق ہو گا۔ کہ پہلا تو کلس ہو گا۔ مگر دوسرا نہ صرف زینت بلکہ قیمت کے لحاظ سے بھی پہلے سے اعلیٰ درجہ ہو گا۔ اور زمین کی بلندی سے ملنے کا مطلب یہ ہے۔ کہ جماعت کا بہترین حصہ اس کا انتخاب کرے گا۔ اسی طرح کاغذ میں لپٹا ہونے سے یہ مراد ہے۔ کہ وہ اپنے ظہور سے پہلے ایسا مخفی ہو گا۔ کہ عام طور پر لوگ اس کی اصل قدر و قیمت نہ جانتے ہونگے۔

ناظرین پر واضح ہو کہ کاغذ کی گرانی اور جگہ کی کمی کی وجہ سے مزید اور مفصل تاویلیں اور تعبیریں یہاں مشکل ہیں۔ صرف یہ اور بتا دینا ضروری ہے۔ کہ اسی وقت جب یہ رویاء ہوا حضور کو دو الہام بھی ہوئے تھے۔ جن میں سے ایک ثمّ الذین انعمت علیھم غیر مبایعین کے لئے ہے۔ اور ردّ الیہا روحہا و ریحانہا حضرت ام المومنین کے لئے۔ یعنی وہ وقت ایسا ہو گا۔ کہ بعض تیرے منعم علیہ مرید شرارت کریں گے۔ اور وہی وقت ہو گا کہ حضرت ام المومنین کی طرف آرام اور اعلیٰ برکات دوبارہ لوٹائے جائیں گے۔ فالحمد للہ کہ یہ سب باتیں پوری ہو کر خلافت ثانیہ کی صداقت اور سلسلہ احمدیہ کی سچائی کا ثبوت اور نشان ٹھہریں اور پہلی جنگ عظیم کے زلزلہ کے وقت کا تعیین بھی اس سے ہو گیا۔

(۲) ایک اور زلزلہ عظیمہ یعنی دوسری جنگ

" رویاء میں دیکھا۔ کہ میں قادیان کے بازار میں ہوں۔ اور ایک گاڑی پر سوار ہوں۔ جیسے کہ ریل گاڑی ہوتی ہے۔ آگے ایک مکان نظر آیا۔ اُس وقت زلزلہ آیا۔ مگر ہم کو کوئی نقصان اس زلزلہ سے نہیں ہوا۔" (تذکرہ صفحہ ۱۹۵)

تعبیر اس رویا کی یہ ہے۔ کہ ایک زلزلہ (اُن پانچ موعود زلزلوں میں سے) اس وقت آئے گا جب قادیان میں ریل گاڑی جیسی ایک گاڑی چلے گی۔ یعنی ڈیزل کار۔ سو یہ کار ۱۵ مئی سنہ ۱۹۳۹ء کو پہلی دفعہ قادیان آئی۔ اور ۳۰ ستمبر سنہ ۱۹۳۹ء تک برابر دن میں کئی کئی دفعہ چلتی رہی۔ اسی ستمبر کے شروع میں دوسری جنگ عظیم شروع ہو گئی۔ اور پھر وہ ڈیزل کار ایسی غائب ہوئی کہ آج تک اس لائن پر کسی نے اُسے نہیں دیکھا۔ مکان سے مراد اس رویا میں ریلوے سٹیشن ہے۔ پس ڈیزل کار کا متواتر چند ماہ تک قادیان میں چلنا دوسرے زلزلہ کی علامت تھی۔ اور ایک بشارت اس الہام میں یہ بھی ہے۔ کہ اس دوسری جنگ میں اس جماعت کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ انشاء اللہ پس یہ رویا بھی پورا ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا نشان ٹھہرا۔

(۳) تفسیر کبیر کی مقبولیت

فرمایا۔ "آج ہی ایک خواب میں دیکھا کہ ایک چوغہ زرین جس پر بہت سنہری کام کیا ہوا ہے مجھے غیب سے دیا گیا ہے۔ ایک چور اس چوغہ کو لے کر بھاگا۔ اُس چور کے پیچھے کوئی آدمی بھاگا۔ جس نے چور کو پکڑ لیا۔ اور چوغہ واپس لے لیا۔ بعد اس کے وہ چوغہ ایک کتاب کی شکل میں ہو گیا۔ جس کو تفسیر کبیر کہتے ہیں۔ اور معلوم ہوا۔ کہ چور اس کو اس غرض سے لے کر بھاگا تھا۔ کہ اس تفسیر کو نابود کر دے۔" (تذکرہ صفحہ ۶۲۴)

اس رویا میں نہ صرف تفسیر کبیر کے مقبول الٰہی ہونے کا اشارہ ہے بلکہ اس کے لے جانیوالے کا نام اتنی دفعہ چور رکھا گیا ہے گویا ملاء اعلیٰ میں اس شخص کا یہی لقب قرار دیا گیا ہے۔

— صدق اللہ و رسولہ —

ایڈیٹر۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

مکرم میاں عبدالرحیم صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع

دہلی بذریعہ ڈاک۔ مکرم محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب کو اب بفضل خدا تسلی بخش افاقہ ہے۔ خطرہ کے اکیس روز بخیریت گزر گئے ہیں۔ انہیں اب بخار قریباً نہیں ہوتا۔ جسمانی کمزوری باقی ہے۔ جو انشاء اللہ العزیز آہستہ آہستہ دور ہو جائے گی۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ کمزوری دور ہو کر پوری صحت حاصل ہو۔

ایک مخلص اور قابل نوجوان کا انتقال

گذشتہ پرچہ میں پروفیسر عبدالعزیز صاحب ایم۔ اے کی وفات کی خبر شائع کی گئی ہے۔ مرحوم ایک ۳۵ سالہ مخلص اور قابل نوجوان تھے۔ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر انہوں نے اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ اب سرکاری ملازمت چھوڑ کر تعلیم الاسلام کالج میں کام کرنے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ اور فلاسفی کے پروفیسر مقرر ہو چکے تھے۔ ان کی صحت تو عموماً خراب ہی رہتی تھی۔ مگر یہ خیال بھی نہ تھا۔ کہ بیماری اتنی جلدی انتہائی صورت اختیار کرے گی۔ چند روز ہوئے آپ پر بواسیر کا سخت حملہ ہوا۔ اور خون اس کثرت سے بہ گیا۔ کہ جانبر نہ ہو سکے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ۱۰ مئی کی شب کو ۱۱ بجے کے قریب حضرت مولوی شیر علی صاحب نے مسجد نور کے پاس کھلے میدان میں مرحوم کا جنازہ پڑھایا جس میں بکثرت دوست شریک ہوئے۔ مرحوم رات کو دفن کر دیئے گئے۔ احباب مرحوم کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں

مرحوم چکوال کے رہنے والے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے صحابی حافظ محمد امین صاحب رضی اللہ عنہ کے فرزند تھے۔ مرحوم نے اپنی یادگار صرف ایک لڑکا چھوڑا ہے۔ جس کی عمر دو اڑھائی سال ہے۔ پچھلے سالوں میں ریویو آف ریلیجنز اردو میں جو مضامین حقانی ایم۔ اے کے نام سے شائع ہوتے رہے ہیں۔ وہ مرحوم ہی کے زور قلم کا نتیجہ تھے۔ ہم اس صدمہ میں مرحوم کی عمر رسیدہ والدہ مصیبت زدہ بیوہ اور دوسرے رشتہ داروں سے ہمدردی کا اظہار کرتے اور دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ مرحوم کے بچہ کو لمبی عمر عطا کرے۔ اور دین و دنیا کے انعامات عطا فرمائے۔

تاریخہائے وفات

(۱) حبّی ضَیْفُ جَنَّۃ = ۱۳۶۳ ہجری

(۲) اِنَّہٗ فِی الآخرۃ لمن الصالحین = ۱۳۲۳ ہجری شمسی

(۳) محبّ میر محمد اسحاق صاحب جنّتی
سلامٌ قولًا من ربٍّ رحیم } ۱۹۴۴ عیسوی

خاکسار محمد اسمٰعیل

تبلیغی مرکزی فنڈ

تحریک جدید کے مجاہدوں کو معلوم ہے۔ کہ مئی کے بعد تحریک جدید کے تبلیغی مرکزی فنڈ کی قسط ادا کی جاتی ہے۔ پس ہر مجاہد کا یہ فرض ہے۔ کہ اپنا وعدہ اس سے پہلے پہلے پورا کر دے۔ تا اس کی شمولیت تحریک کے تبلیغی مرکزی فنڈ میں ہو سکے یہ وہ فنڈ ہے۔ جس کے قیام میں جو حصہ لیں گے۔ یقیناً ان سب کو اللہ تعالیٰ قیامت تک ثواب عطا فرماتا رہے گا۔ اگر آپ نے اب تک اس قسط کی اہمیت نہیں سمجھی تو اب فوری توجہ فرمائیں۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

"نظامِ نَو" ——— خدام الاحمدیہ کا دوسرا امتحان

سیدنا حضرت امیرالمومنین مصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی مبارک تحریک کے ماتحت خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام کتب سلسلہ کی تعلیم و تدریس کے لئے سہ ماہی امتحانات کا ایک سلسلہ جاری ہے۔ یہ طریق تعلیم بفضلہ تعالیٰ نہ صرف احباب جماعت میں علوم دینیہ کے راسخ کرنے میں مفید ہے۔ بلکہ تبلیغ احمدیت کے لئے بھی نہایت کارآمد بالخصوص آئندہ امتحان کا نصاب یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی نہایت ہی اہم تقریر نظام نو اپنے مضامین کے لحاظ سے اس قابل ہے۔ کہ ہر احمدی اسکے مطالب کو پوری طرح ذہن نشین کرے۔ کیونکہ اس کتاب میں موجودہ زمانہ کی تمام اہم معاشی و تمدنی مشکلات کا صحیح حل اور احمدیت کے ذریعہ قائم ہونے والے نظام کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔

امتحان انشاء اللہ ۲ وفا (جولائی) ۱۳۲۳ھ/۱۹۴۴ء کو منعقد ہوگا۔ کتاب "نظام نو" دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ یا دفتر تحریک جدید سے مل سکتی ہے۔ براہ کرم آپ خود بھی امتحان میں شریک ہوں۔ اور اپنے حلقۂ اثر میں تمام احباب کو شریک کرنے کی پوری کوشش فرمائیں۔ اور ان کے اسمائے سے دفتر کو مطلع کریں۔ مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

چوہدری مشتاق احمد صاحب کی ضرب

چوہدری مشتاق احمد صاحب کو جلسہ دہلی میں آنکھ کے قریب جو ضرب شدید آئی تھی۔ خان بہادر ڈاکٹر محمد بشیر صاحب لاہور سے اسکا معائنہ کرایا گیا۔ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا۔ کہ چوٹ کی وجہ سے آنکھ کی نسوں پر اثر پڑا ہے۔ اور اسی وجہ سے پتلی کسی قدر پھیل گئی ہے۔ جو انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد ٹھیک ہو جائیگی۔ آنکھ کی بیماری کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ وہ موسم کے تغیر کی وجہ سے ہے۔ ایکسرے کرانے کی تجویز ہے۔ ناظرین دعا کریں کہ خدا تعالیٰ شفا بخشے۔

درخواست ہائے دعا

(۱) ماسٹر نذیر اللہ صاحب مسلم ٹاؤن لاہور کے داماد عبدالقادر صاحب اور ان کا نواسہ بیمار ہے۔ (۲) حکیم حاجی شاہ نواز صاحب کھڑ ضلع انبالہ عرصہ سے بیمار ہیں (۳) غلام رسول صاحب قادیان کی لڑکی بیمار ہے (۴) ملک بشیر احمد خان صاحب عزیز بسلسلہ جنگ ایران گئے ہوئے ہیں۔ اور ان کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں (۵) ملک ریاض احمد صاحب دارالبرکات بیمار ہیں (۶) عبدالرحمن صاحب آف ڈسکہ کا بچہ بیمار ہے (۷) ملک غلام حسین صاحب قادیان نے آنکھوں کا اپریشن کرایا ہے۔ (۸) بابو محمد عبداللہ صاحب ملازم ایران کی اہلیہ بیمار ہے (۹) محمد عاشق صاحب قادیان کی خالہ پاکپتن میں بیمار ہے۔ (۱۰) سید عبدالغنی صاحب و سید عبدالستار صاحب محاذ جنگ پر ہیں (۱۱) بابو نور احمد صاحب چغتائی بیمار ہیں۔ (۱۲) ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب موگا کی اہلیہ صاحبہ دیوانگی کے حملہ سے بیمار ہیں۔ احباب سب کی صحت و سلامتی کے لئے دعا فرمائیں۔

ملک عبدالرحمن صاحب خادم کی علالت

گجرات ۱۰ مئی بذریعہ ڈاک۔ عزیز خادم کے بخار کو آج بارہواں دن ہے۔ مگر ابھی تک کوئی افاقہ نظر نہیں آیا۔ بیماری کی طوالت گھبراہٹ میں اضافہ کا باعث بن رہی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ دعا فرماتے رہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو جلد از جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار۔ ملک برکت علی

خدمت دین کے لئے زندگی وقف کرنیوالوں کو ضروری اطلاع

خدمت دین کے لئے زندگی وقف کرنے والے احباب انٹرویو کے لئے قادیان آنے کی خاطر بالکل تیار رہیں۔ جن کو انٹرویو کے لئے بلایا جائے۔ وہ فوراً ہی تشریف لے آئیں۔ انشاء اللہ ایسے احباب کو جلدی ہی بلایا جائے گا۔ (انچارج تحریک جدید قادیان)

الاخبار والاراء

قرآن مجید کا بغیر متن اردو ترجمہ

۱۹۱۳ء میں جب انڈین پریس الہ آباد نے اپنے اس ارادہ کا اظہار کیا۔ کہ وہ ترجمۃ القرآن الگ شائع کرنا چاہتا ہے۔ تو مسلمانوں نے صدائے احتجاج بلند کی۔ اور جہاں تک ہمیں معلوم ہے۔ نتیجہ خیز ثابت ہوئی۔ لیکن حال میں لاہور کے ایک تاجر کتب شیخ ظفر محمد نے قرآن کریم کا ایک ترجمہ بغیر متن شائع کیا ہے۔ جس کی اشاعت کی جا رہی ہے۔

کس قدر افسوس کی بات ہے۔ کہ مسلمان یا تو قرآن کریم کی طرف متوجہ ہی نہیں ہوتے۔ اور جو ہوتے ہیں۔ وہ اس کی تقدیس اور اس کے نزول کے مقصد و مدعا کو بالائے طاق رکھ کر روپیہ کمانے کا ذریعہ بنا لیتے ہیں۔

کون نہیں جانتا۔ کہ ترجمہ مترجم کا اپنا خیال ہوتا ہے۔ اس لئے ایک الہامی کتاب کو کسی ایک شخص کے خیالات میں محدود کر دینا قطعاً جائز نہیں۔ دوم عربی زبان ام الالسنہ ہونے کی وجہ سے اپنے اندر اتنی وسعت رکھتی ہے کہ کوئی اور زبان اس کے الفاظ کے اصل مفہوم کو ایک لفظ میں ادا نہیں کر سکتی۔ سوم متن کے بغیر ترجمہ شائع کرنا اس وجہ سے بھی نامناسب ہے۔ کہ متن کے الفاظ خداتعالےٰ کا کلام ہونے کی وجہ سے جو برکت ہے۔ اس سے محروم ہونا پڑتا ہے چہارم متن پر غور و فکر کرنے والے اپنے علم اور ذہن کے مطابق جو حقائق و معارف حاصل کر سکتے ہیں۔ صرف ترجمہ سے وہ حاصل نہیں ہو سکتے۔

غرض صرف ترجمہ شائع کرنا خواہ وہ کسی زبان میں ہو نہائت معیوب امر ہے مسلمانوں کو اس کے خلاف پرزور آواز بلند کرنی چاہیئے۔

دو ماہ میں ۳½ لاکھ روپیہ

اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ کہ سناتن دھرمی لیڈر گوسوامی گنیش دت صاحب نے ماہ مارچ و اپریل یعنی صرف دو ماہ کے قلیل عرصہ میں پنجاب کے مختلف اضلاع سے دھرم پرچار کے لئے ۳½ لاکھ روپیہ جمع کیا ہے۔ پنجاب میں مسلمانوں کی آبادی ہندوؤں کی نسبت بہت زیادہ ہے لیکن کیا کوئی مسلمان لیڈر مسلمانان پنجاب سے اتنے قلیل عرصہ میں اشاعت اسلام کے نام پر اتنی کثیر رقم فراہم کر سکتا ہے اس قدر رقم تو کجا اس کا دسواں بیسواں حصہ بھی وصول ہونا محال ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے۔ کہ مسلمانوں کو یہ اطمینان نہیں۔ کہ اسلام کی خاطر ان سے جو روپیہ وصول کیا جاتا ہے۔ وہ صحیح جگہ پر صرف ہوتا ہے۔ اور اس کا کوئی نتیجہ برآمد ہوتا ہے۔

ان کے مقابلہ میں ہماری جماعت کی تعداد قلیل ہے۔ اور پھر علم طور پر اس میں غربا شامل ہیں۔ لیکن باوجود اس کے خدمت اسلام کے لئے مستقل ماہانہ چندوں کے علاوہ وقتی چندے بھی دل کھول کر دیتے ہیں۔ اور اس کثرت سے دیتے ہیں کہ دنیا کی کوئی مالدار سے مالدار قوم بھی اس نسبت سے نہیں دیتی۔ دراصل خداتعالےٰ کی راہ میں مال صرف کرنے کی توفیق ملنا۔ اور اس کے لئے موقعہ میسر آنا بھی خداتعالےٰ کے فضلوں میں سے بہت بڑا فضل ہے۔ افسوس کہ مسلمان روز بروز اس سے محروم ہوتے جا رہے ہیں اور نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ روز بروز ان کا قدم تنزل کی طرف تیزی سے بڑھ رہا ہے۔

ایک امریکن فلم کمپنی کی بے ہودگی

اخبارات میں شائع شدہ یہ خبر دنیائے اسلام کے لئے نہائت ہی رنجدہ ہے۔ کہ ہالی وڈ امریکہ کی ایک فلم کمپنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کی فلم تیار کر رہی ہے تعجب ہے۔ کہ یورپ اور امریکہ کے بڑے بڑے سکالر اور فاضل بھی اس عقیدت سے ناواقف ہیں۔ جو مسلمانوں کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والا صفات سے ہے۔ امریکہ اور یورپ کے لوگوں کو مذہب اور مذہبی پیشواؤں سے چونکہ کوئی خاص عقیدت نہیں۔ اس لئے وہ ایسی بے احتیاطیاں عام طور پر کرتے رہتے ہیں۔ لیکن مسلمانوں کے نزدیک بلکہ ہر اس شخص کے نزدیک جو مذہب کو کچھ وقعت دیتا ہے۔ مذہبی پیشواؤں کے سوانح حیات کو فلمی کھیلوں کا موضوع بنانا ناقابل برداشت ہے۔ حکومت برطانیہ کو چاہیئے۔ کہ اپنے اس فرض کی ادائگی کی طرف فوری طور پر متوجہ ہو۔ جو اس بارہ میں مسلمانوں کی طرف سے اس پر عائد ہوتا ہے

مسٹر جناح کا نہائت دلآزار پیرایہ میں ذکر

اخبار پربھات دہلی نے "فرعون کا بہشت" کے عنوان سے ایک مقالہ شائع کیا ہے جس میں تاریخی لحاظ سے بعض غلطیاں کی گئی ہیں۔ مثلاً فرعون کو ایران کا ایک بادشاہ لکھا ہے۔ حالانکہ بچہ بچہ جانتا ہے۔ کہ یہ مصر کا بادشاہ تھا۔ نیز یہ بات بھی اس کی طرف منسوب کی ہے۔ کہ اس نے ایک جنت تیار کرائی تھی۔ اور یہ کہ "بے وقوفوں کی بہشت" کا محاورہ بھی اسی شخص کی حماقت کی یادگار ہے۔"

تاریخی لحاظ سے غلط واقعات کی اشاعت بھی گو افسوسناک امر ہے۔ مگر اس مقالہ کا ایک نہائت ہی افسوسناک پہلو یہ ہے۔ کہ فرعون کے متعلق اس قسم کی باتیں بیان کرنے کے بعد لکھا ہے۔ کہ جس شخص کا نام محمد علی جناح ہے وہ اس زمانہ کا فرعون ہے" لاکھوں انسانوں کے سیاسی واجب الاحترام لیڈر کے بارہ میں اس قسم کے الفاظ کا استعمال یقیناً نہائت ہی نازیبا فعل ہے۔ پربھات وہ اخبار ہے۔ جو مختلف اقوام میں خوشگوار تعلقات دیکھنے کی تمناؤں کا اظہار کرتا رہتا ہے۔ اس کا یہ طریق عمل بہت ہی افسوسناک ہے۔ اس سے مسلمانوں کو جس قدر رنج ہو سکتا ہے۔ اس کا اندازہ معاصر پربھات گاندھی جی کے متعلق اسی قسم کے الفاظ کے استعمال کے تصور سے کر سکتا ہے۔

کامیابی کا معیار

احراری اخبار "الفضل" سہارنپور (۲۰ اپریل) میں "سالار اعظم جیوش احرار" کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں لکھا ہے

"جو دوست سید احمد رحمۃ اللہ علیہ کی تحریک حکومت الٰہیہ کو کامیاب نہ سمجھتے ہوں۔ وہ سمجھ لیں۔ کہ دنیا میں اس سے زیادہ کامیاب تحریک اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ مولانا محمد اسمٰعیل کے شہید ہونے کے بعد بھی وہ آواز سنائی دیتی رہی۔ جس کی گونج بڑھتے بڑھتے ۱۹۲۰ء میں خلافت الٰہیہ کی صورت میں اور آج مجلس احرار اسلام کی معرفت حکومت الٰہیہ کی اصل شکل میں ہندوستان میں گونج رہی ہے"

اس کے متعلق ہمیں صرف یہ کہنا ہے کہ اسی معیار کامیابی کی رو سے سلسلہ احمدیہ کی کامیابی کو پرکھئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد بھی وہ آواز جو آپ نے بلند کی نہ صرف ہندوستان میں بلکہ ساری دنیا میں گونج رہی ہے۔ اور صرف گونج ہی نہیں رہی بلکہ شرف قبولیت حاصل کر رہی ہے

سکھوں نے ایک مسجد جلا دی

اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ کہ موضع فرود ضلع لاہور میں سکھوں اور مسلمانوں میں عرصہ سے مناقشت چلی آ رہی ہے۔ پچھلے دنوں وہاں سکھوں نے مسلمانوں کو اذان دینے سے جبراً روک دیا۔ آخر حکام کو مداخلت کر کے اذان دینے کا حق مسلمانوں کو دلانا پڑا۔ مگر اس کے بعد سکھوں نے مسلمانوں کے لئے جینا محال کر دیا۔ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ سکھوں نے مسجد کو جلا دیا ہے۔ یہ اپنے رنگ کی کوئی پہلی مثال نہیں۔ ذمہ وار سکھ لیڈروں کو غور کرنا چاہیئے۔ کہ اس قسم کی حرکات سکھوں کے متعلق کیا رائیں پیدا کرتی ہیں۔ اور ان کا آئے دن رونما ہوتے رہنا سکھ مسلم تعلقات کے لئے

حضرت مصلح موعود اور حضرت مسیح ناصری

ناظرین مندرجہ بالا عنوان سے "الفضل" کی ایک گذشتہ اشاعت میں ایک مضمون ملاحظہ فرما چکے ہیں جس میں میں نے تحریر کیا تھا۔ کہ چونکہ حضرت مصلح موعود کو الہامی نوشتوں میں مسیح کا خطاب دیا گیا ہے۔ اس لئے حضرت مسیح اور آپ کے متعلق جو آیات یا پیشگوئیاں ہیں۔ ان میں حیرت انگیز تطابق پایا جاتا ہے۔ اب میں مختصر طور پر یہ بیان کروں گا۔ کہ علاوہ اس تطابق کے جو قرآنی آیات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں میں ہے۔ حضرت مسیح ناصری اور حضرت مصلح موعود کی زندگی کے بہت سے حالات میں بھی مشابہت پائی جاتی ہے۔

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام	حضرت مصلح موعود
(۱) جب حضرت مسیح ناصری کی مخالفت بہت زور پکڑ گئی اور آپ کے خلاف آپ کے مخالف طرح طرح کی سازشیں کرنے لگے۔ حتیٰ کہ آپ کے ماننے والوں میں سے بھی بعض بگڑنے لگے۔ تو اللہ تعالےٰ نے آپ کو اطمینان دلانے کے واسطے اور آپ کے ماننے والوں کے ایمانوں کو مضبوط کرنے کے لئے فرمایا۔ وجاعل الذین اتبعوك فوق الذین کفروا الیٰ یوم القیامۃ۔	(۱) حضرت مصلح موعود کو بھی اللہ تعالےٰ نے انہی الفاظ میں اس وقت بشارت دی جب آپکی مخالفت میں اپنے اور پرائے انتہائی زور صرف کر رہے تھے۔ اور بعض جو آپ سے بڑے اخلاص کا اظہار کیا کرتے تھے۔ مخالفین کی صف میں کھڑے ہو گئے تھے۔ چنانچہ فرمایا۔ وجاعل الذین اتبعوك فوق الذین کفروا الیٰ یوم القیامۃ۔
(۲) حضرت مسیح ناصری کی والدہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کی قوم سے تعلق رکھتی ہیں	(۲) حضرت مصلح موعود کی والدہ ماجدہ بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اولاد اور سادات خاندان میں سے ہیں۔
(۳) حضرت عیسیٰؑ کے مخالف ازراہ تعصب وحقارت ان کے متعلق کیف نکلم من کان فی المھد صبیاً کے الفاظ استعمال کر کے ان کو بچہ بچہ کہتے تھے۔	(۳) یہی حال حضرت مصلح موعود کے مخالفوں اہل پیغام کا تھا۔ کہ اس وقت جب حضور ابھی خلافت کے منصب پر فائز نہ ہوئے تھے آپکو بچہ کہا کرتے تھے۔ اور چاہتے تھے۔ کہ آپ کے درجہ کو جماعت کے افراد کے دلوں میں کم کر دیں۔
(۴) حضرت عیسیٰؑ کو اپنی زندگی میں بہت سے سفر پیش آئے چنانچہ پرانی روایت اور تاریخی کتب سے ثابت ہے۔ کہ آپ افغانستان، ہندوستان اور کشمیر وغیرہ میں آئے۔ اور وہاں پر انہوں نے بعض تبلیغی وعظ بھی فرمائے۔	(۴) حضرت مصلح موعود نے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سے تبلیغی سفر کئے ہیں۔ اور ممالک غیر کی سیاحت کی ہے۔ چنانچہ حضور مصر، عرب، شام، فلسطین، اٹلی، فرانس، انگلینڈ، اور بعض دوسرے ممالک کا دورہ فرما چکے ہیں۔
(۵) حضرت عیسےٰؑ کے متعلق قرآن کریم میں ذکر ہے۔ کہ وہ لوگوں کو بیماریوں سے شفا دیا کرتے تھے۔ (ابرئ الاکمہ والابرص)	(۵) حضرت مصلح موعود کے متعلق بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی ہے۔ کہ وہ ...... بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا۔
(۶) حضرت مسیح ناصری کا ملک کشمیر سے خاص تعلق ہے۔ کیونکہ آپ یہاں تشریف لائے اور یہاں کے لوگوں کو گناہوں، رسم و رواج اور دوسری قیدوں سے آزاد کیا۔	(۶) حضرت فضل عمر کے متعلق پیشگوئی ہے کہ وہ "اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا"۔ ملک کشمیر میں مسلمانوں کو ہندوؤں کی کئی قیدوں سے چھڑایا۔ اور انکو بہت سے حقوق دلائے۔
(۷) حضرت مسیح کے بارہ حواری تھے۔ جو آپ کے کاموں میں آپ کے مددگار ہوتے تھے۔ اور آپ کے ساتھ تبلیغ کے کام میں حصہ لیتے تھے۔ جن میں ایک جس کا نام یہودا اسکریوطی تھا۔ بعد میں مرتد ہو کر حضرت مسیح کا مخالف بھی ہو گیا تھا۔ اور آپ کے خلاف مختلف قسم کی سازشیں کرنی شروع کر دی تھیں۔	(۷) حضرت مصلح موعود جب لندن تشریف لے گئے اور وہاں پر اہم فریضہ تبلیغ ادا فرمایا۔ اور آپ کے وہاں تشریف لے جانے پر حضرت مسیح موعودؑ کی بعض پیشگوئیاں پوری ہوئیں۔ تب بھی آپ کے ساتھ بارہ حواری تھے جن میں سے ایک آج سے چند سال قبل بگڑ چکا ہے اور حضور کی مخالفت میں اپنا سارا زور لگا رہا ہے۔ اس کا نام عبدالرحمٰن مصری ہے۔
(۸) تاریخی کتب سے ثابت ہے۔ کہ حضرت مسیح ناصریؑ کو اللہ تعالےٰ نے چالیس سال کی عمر سے قبل ہی نبوت کی نعمت سے سرفراز فرما دیا تھا۔	(۸) حضرت مصلح موعود کو بھی اللہ تعالےٰ نے چھوٹی عمر میں ہی منصب خلافت پر فائز فرمایا۔
(۹) حضرت عیسیٰؑ کے مخالف آپ کے کھانے پینے پر اعتراض کیا کرتے تھے۔ اور آپ کا نام کھاؤ اور پیٹو رکھا ہوا تھا۔ اگرچہ حضرت عیسیٰؑ یہود کے تمام الزاموں سے پاک تھے۔ لیکن پھر بھی وہ آپ کے گذارے اور کھانے وغیرہ کے اخراجات پر اعتراض کرنے سے نہ رُکتے تھے۔	(۹) حضرت پسر موعود پر بھی آج کل مسلمان کہلانے والے لوگ اور خصوصاً اہل پیغام اسی قسم کے اعتراض کرتے رہتے ہیں۔ اگرچہ ایسے اعتراض بالکل باطل ہیں۔ اور محض عداوت، بغض اور حسد کی وجہ سے کئے جاتے ہیں۔ لیکن مشابہت تامہ کے واسطے ضروری تھے۔
(۱۰) حضرت عیسیٰؑ سے شیطان نے یا شیطان صفت لوگوں نے مطالبہ کیا تھا۔ کہ اگر آپ صادق ہیں۔ تو ہیکل کی چھت کے کنگرے سے چھلانگ لگائیں۔ اللہ آپ کو بچائے گا۔ لیکن حضرت عیسیٰ نے فرمایا۔ کہ میں اپنے خدا کو آزمانا نہیں چاہتا	(۱۰) حضرت مصلح موعود "مسیحی نفس" سے بھی دہلی کے ایک مشہور شخص نے یہ مطالبہ کیا تھا۔ کہ آئیں ہم دونوں قطب مینار سے چھلانگ لگاتے ہیں۔ جو زندہ رہے گا۔ وہ حق پر ہوگا۔ لیکن حضور نے اس مطالبہ کو رد کر دیا

سید مسعود احمد (خلف حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ)

ہر قسم کا چندہ بیس ۲۰ تاریخ تک مرکز میں پہنچ جانا چاہیئے

جیسا کہ بارہا اعلان کیا جا چکا ہے۔ یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ ہر قسم کا چندہ باقاعدہ ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ تک مرکز میں پہنچتا رہے۔ ورنہ مرکز کے کاموں میں ہرج کا اندیشہ ہے۔ مگر افسوس کہ بعض احباب سُستی کرتے ہیں۔ نقد وصول شدہ رقوم اس غرض سے رکھ چھوڑتے ہیں۔ کہ زائد فراہمی ہونے پر اکٹھی روانہ کر دی جائے گی۔

چنانچہ مندرجہ ذیل شہری جماعتوں کی طرف سے ماہ اپریل کا چندہ ابھی تک وصول نہیں ہوا ہے۔ ان کو چاہیئے۔ کہ ماہ اپریل ۱۹۴۴ء کا چندہ فوراً ارسال فرمائیں۔ اور آئندہ کے لئے ایسا انتظام کیا جائے۔ کہ ہر ماہ کی ۲۰۔ تاریخ تک وصول شدہ رقم مرکز میں پہنچ جائے۔ اور یہ بھی یاد رہے۔ کہ ہر قسم کا چندہ بمعہ اسکی تفصیل کے محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کے نام آنی چاہیئے۔

نارووال۔ احمدیہ ہوسٹل۔ پنڈی چری۔ ننکانہ صاحب۔ گوجرہ۔ جڑانوالہ۔ جھنگ۔ شاہ پور صدر۔ پنڈ دادنخاں۔ میانوالی۔ چک امرال۔ کوہاٹ۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں۔ ٹوپی۔ ہری پور۔ ٹانک۔ اوچ شریف۔ چیچہ وطنی۔ فرید کوٹ۔ موگا۔ کوٹ کپورہ۔ سامانہ۔ محمود پور کرنال۔ کرنال۔ پونچھ۔ گلگت۔ نواب شاہ سندھ۔ محمود آباد فارم۔ نصرت آباد اسٹیٹ۔ جودھپور۔ میرٹھ۔ منصوری۔ مراد آباد۔ بھوپال۔ پونا۔ کالی کٹ

ناظر بیت المال

زمیندار کے "صحیح خیال مسلمان" اور جماعت احمدیہ

مسلمانان ہند کے علمی اور سیاسی مرکز دہلی میں جماعت احمدیہ کے جلسہ کے موقعہ پر "صحیح خیال اور مومن مسلمانوں" نے جو کچھ کیا وہ ان کے دعویٰ اسلام و ایمان کی حقیقت واضح کرنے کے لئے کافی ہے یہ معاملہ اگر وہیں ختم ہو جاتا۔ تب بھی یہ فتنہ انگیزی کچھ کم باعث شرم نہ ہوتی۔ مگر افسوس اس اخلاق سوز حرکت کی فخریہ تشہیر کی گئی۔ چنانچہ اخبار "زمیندار" نے نہ صرف اسے جائز قرار دیا۔ بلکہ اس کو ایک لازمی اور ضروری امر ٹھیرایا۔

میں اس وقت زمیندار کے "صحیح الخیال مسلمانوں" کے علاوہ جو بالفاظ زمیندار "خلیفہ صاحب کے اظہار عقاید باطلہ سے لازماً مشتعل ہو گئے"۔ دیگر مدعیان اسلام کا صحیح فوٹو خود "زمیندار" کے تحریر کردہ حالات کی روشنی میں پیش کرتا ہوں۔

۱۶ ستمبر ۲۵ء کی اشاعت میں زمیندار نے مسلمانوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طرف سے مخاطب کرتے ہوئے لکھا:-

"تم کہلاتے تو میری امت ہو۔ مگر کام یہودیوں، بت پرستوں کے کرتے ہو"

پھر لکھا:-

"مسلمانان ہند کی شامتِ اعمال نے مدتہائے مدید سے جھوٹے پیروں۔ نقلی صوفیوں اور جاہل مولویوں اور ریاکار زاہدوں کی صورت اختیار کر رکھی ہے۔ جن میں نہ خدا کا خوف ہے نہ رسول کا پاس نہ شرع کی شرم ․․․․ یہ ذی اثر و با اقتدار طبقہ ․․․ اسلام کے نام پر ایسی ایسی گھناؤنی حرکتوں کا مرتکب ہوتا ہے۔ کہ ابلیس لعین کی پیشانی بھی عرق انفعال سے تر ہو جاتی ہے۔ اور اب کچھ دنوں سے اس گروہ اشرار کی مشرکانہ سیاہ کاریاں اور فاسقانہ سرگرمیاں اس درجہ بڑھ گئی ہیں کہ اگر خدائے تعالےٰ کی غیرت۔ ساری اسلامی آبادی کا تختہ ان کے جرائم کی پاداش میں الٹ دے۔ تو وہ جنہیں کچھ بھی بصیرت سے حصہ ملا ہے۔ ذرہ تعجب نہ کریں" (۲۱ اگست ۱۵ء)

کوئی "صحیح خیال مسلمان" بتلائے کہ ایک جماعت کے مذہبی جلسہ پر پتھر پھینکنا۔ گالیاں دینا۔ لاٹھیوں سے حملہ کرنا۔ اور دیگر مذبوحی حرکات کا مظاہرہ کرنا۔ یہودیوں اور بت پرستوں کا کام ہے یا "صحیح خیال مسلمانوں" کا۔ اور کیا یہ خدا کے صریح احکام لا اکراہ فی الدین لا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ اتقوا اللہ کی خلاف ورزی نہیں یا مومنانہ کارروائی؟

پھر زمیندار لکھ چکا ہے۔ کہ "اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں وعدہ فرما چکا ہے۔ کہ جب دنیا میں ایک بھی مومن قانت موجود رہیگا۔ اسلامی خلافت برقرار رہیگی" (زمیندار ۲۱ جولائی ۲۱ء)

"اگر ہمارے اعمال اچھے ہوتے۔ تو ہم سے خلافت اور سلطنت نہ چھنتی" (زمیندار ۱۵ اپریل ۲۸ء)

ان دونوں فقرات سے ثابت ہے۔ کہ زمیندار کے نزدیک آج سے بہت عرصہ قبل دنیا میں ایک بھی مومن قانت موجود نہیں تھا۔ پھر سوال یہ ہے۔ کہ اب زمیندار کے "صحیح خیال مسلمان اور مومن" کہاں سے پیدا ہو گئے؟ ایک طرف زمیندار نے عام مسلمانوں کے متعلق وہ اعلانات کئے۔ جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ اور دوسری طرف اس جماعت احمدیہ کے متعلق جسے اب "الحاد و زندقہ" پیش کرنے والی بتایا گیا ہے۔ لکھا "گھر بیٹھ کر احمدیوں کو برا بھلا کہہ لینا نہایت آسان ہے۔ لیکن اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ کہ یہی ایک جماعت ہے۔ جس نے اپنے مبلغین انگلستان میں اور دیگر یورپین ممالک میں بھیج رکھے ہیں۔ کیا ندوۃ العلماء دیوبند فرنگی محل اور دوسرے علمی اور دینی مرکزوں سے یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ وہ بھی تبلیغ و اشاعت حق کی سعادت میں حصہ لیں۔ ․․․ یہ سب کچھ ہے لیکن افسوس کہ ․․․ فضول جھگڑوں میں وقت ضائع کرنا اور ایک دوسرے کی پگڑی اچھالنا آجکل کے مسلمانوں کا شعار ہو چکا ہے" (زمیندار دسمبر ۲۶ء)

"مسلمانانِ جماعت احمدیہ اسلام کی انمول خدمت کر رہے ہیں۔ جو ایثار، کمر بستگی، نیک نیت، اور توکل علی اللہ ان کی جانب سے ظہور میں آیا ہے۔ وہ اگر ․․․ بیمثال نہیں تو بے انداز عزت اور قدردانی کے قابل ضرور ہے۔ جہاں ہمارے مشہور پیر اور سجادہ نشین حضرات بے حس و حرکت پڑے ہیں۔ اس اولوالعزم جماعت نے عظیم الشان خدمتِ اسلام کر کے دکھا دی"۔ (زمیندار ۲۴ جون ۲۳ء)

کیا یہ تعجب خیز امر نہیں کہ اشاعت و تبلیغ اسلام کے لئے تو یہ "الحاد و زندقہ" پیش کرنے والی جماعت نیک نیتی، ایثار اور کمر بستگی کے ساتھ صرف خدا پر توکل کرتی ہوئی نکل کھڑی ہوئی ہے۔ مگر یہ "صحیح الخیال مسلمان" بے حس و حرکت پڑے رہتے ہیں۔ اگر یہی الحاد و زندقہ ہے۔ تو ہم نہ صرف اسے عین سعادت سمجھتے اور اس پر فخر کرتے ہیں بلکہ درد دل سے اس کی زیادتی کے لئے خداتعالےٰ کے حضور دعا کرتے ہیں ؎

بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

درحقیقت دشمنانِ سلسلہ جب دلائل سے مغلوب ہو جاتے ہیں۔ تو احمدیت کو مٹانے کی ہوس میں اوچھے ہتھیار استعمال کرتے اور سمجھتے ہیں۔ کہ اس طرح جماعت کو تباہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ مگر انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ الفاظ کان کھول کر سن لینے چاہئیں۔ فرماتے ہیں:-

"یقیناً یاد رکھو، اور کان کھول کر سنو۔ کہ میری روح ہلاک ہونے والی نہیں۔ میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں ․․․ کیا خدا مجھے چھوڑ دیگا۔ وہ مجھے ضائع کر دے گا۔ ضائع نہیں کریگا۔ دشمن ذلیل ہوں گے اور حاسد شرمندہ خدا اپنے بندہ کو ہر میدان میں فتح دے گا"۔ (نور الاسلام)

"آسمان پر ایک شور برپا ہے۔ اور فرشتے پاک لوگوں کو کھینچکر اس طرف لا رہے ہیں۔ اب اس آسمانی کارروائی کو کیا انسان روک سکتا ہے۔ بھلا اگر کچھ طاقت ہے۔ تو روکو۔ وہ تمام مکر و فریب جو نبیوں کے مخالف کرتے رہے ہیں۔ وہ سب کرو۔ اور کوئی تدبیر اٹھا نہ رکھو۔ ناخنوں تک زور لگاؤ۔ ․․․ پھر دیکھو کہ کیا بگاڑ سکتے ہو"۔ (اربعین)

پس احمدیت زندہ ہے۔ زندہ رہیگی۔ اور دنیا کی کوئی طاقت اسے نہیں مٹا سکتی کاش طالب حق نیک نیتی سے اس پر غور و فکر کریں۔

(دوست محمدؐ متعلم جامعہ احمدیہ قادیان)

تقرر امراء

مفصلۂ ذیل جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل احباب کو یکم مئی ۱۹۴۴ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۴۵ء تک کے لئے امراء مقرر فرمایا ہے:-

۱- لاہور - شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ - امیر
" - قاضی محمد اسلم صاحب نائب "
۲- جمشید پور - چوہدری عبد اللہ خانصاحب "
" بشیر احمد صاحب چغتائی نائب "
۳- فیروز پور - پیر اکبر علی صاحب - امیر
" چوہدری محمد الدین صاحب نائب "
۴- ڈسکہ - چوہدری احمد شکر اللہ خانصاحب امیر
۵- کوئٹہ - میاں بشیر احمد صاحب امیر
کوئٹہ - شیخ کریم بخش صاحب نائب امیر
۶- دوالمیال - قاضی عبد الرحمن صاحب امیر
۷- سنور - مولوی محمد تقی صاحب "
۸- آنبہ - سید لال شاہ صاحب "
۹- کوٹ احمدیاں - چوہدری غلام نبی صاحب "
۱۰- کھاریاں - چوہدری فضل الٰہی صاحب "
۱۱- گوجرانوالہ - میر محمد بخش صاحب "
۱۲- سندر گڑھ - ماسٹر محمد ابراہیم صاحب "

(ناظر اعلیٰ قادیان)

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کرے (سیکرٹری مقبرہ بہشتی)

نمبر ۷۳۷۵۔ منکہ فضل دین ولد صاحب دین قوم اوان پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی دارالرحمت قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۲۱/۴/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ ۳۵ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرے مرنے پر جو جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ فضل دین رہتاسی موصی دارالرحمت گواہ شد۔ عبدالرحیم ولد شیخ فرمان علی دارالرحمت گواہ شد۔ کرم دین ولد علم دین رہتاسی

نمبر ۷۳۷۶۔ منکہ فضل حق ولد میاں ناصر دین صاحب قوم راجپوت پیشہ زرگری عمر ۴۳ سال پیدائشی احمدی ساکن صدر گوگیرہ ضلع منٹگمری بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۶/۴/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد غیر منقولہ اس وقت حسب ذیل ہے (۱) نصف مکان واقعہ صدر گوگیرہ قیمتی آٹھ صد روپیہ اس میں میرا چھٹا حصہ مبلغ ۲۰۰ روپے کا شریک ہوں (۲) زمین دو کنال واقعہ دارالبرکات قیمتی ۱۱۷۰۔ اس میں دو صد اڑتالیس روپے کا میرا حصہ ہے۔ کل چار صد اڑتالیس روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ علاوہ ازیں اس وقت میری ماہوار آمد بیس روپے ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور اقرار کرتا ہوں۔ کہ ماہ بماہ اسے ادا کرتا رہوں گا۔ اگر میرے انتقال کے وقت اس کے علاوہ کوئی اور جائداد منقولہ یا غیر منقولہ پیدا یا ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد۔ فضل دین موصی۔ گواہ شد۔ غلام قادر احمدی دیکھی نیٹر صدر گوگیرہ۔ گواہ شد فود الحق انور انسپکٹر بیت المال

نمبر ۷۳۸۳۔ منکہ چوہدری محمود علی ولد چوہدری نظام دین صاحب قوم راٹھور راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۸ء حال روہڑی ضلع سکھر سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۱۱/۴/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) امانت فنڈ تحریک جدید میں جمع ۱۰۰۰ روپیہ
(۲) ایک دوست کے پاس بطور قرض ۱۰۰۰ "
(۳) گوجرانوالہ میں دو احلطے ایک کنال کے جن کی قیمت اندازاً ۲۰۰۰ "
(۴) ایک کنال زمین سفید محلہ دارالعلوم میں ۱۰۰۰ "
(۵) نقد ۱۱۰۰ "

میزان کل ۶۱۰۰ "

یہ کل میزان ۶۱۰۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز میری ماہوار آمد ۲۲۰ روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت ادا کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ چوہدری محمود علی موصی انسپکٹر آف ورکس ریلوے روہڑی سندھ۔ گواہ شد محمد یوسف چیف کیمسٹ سندھ سیمنٹ ورکس روہڑی۔ گواہ شد۔ غلام احمد فرخ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

نمبر ۷۳۹۸۔ منکہ نسیمہ بیگم زوجہ مولوی عطاء اللہ صاحب قوم جٹ باجوہ عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دارالرحمت بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۱۸/۴/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میرا صرف مہر بذمہ خاوند مبلغ ۲۰۰ روپے ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں اس کل جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی جائداد میری وفات پر ثابت ہو۔ تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔ اس کے علاوہ مجھے مبلغ ۵ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ الامۃ۔ نسیمہ بیگم۔ گواہ شد۔ محمد اسمٰعیل بقلم خود۔ گواہ شد۔ سراج دین موذن مسجد اقصےٰ

نمبر ۷۳۹۳۔ منکہ محمد اکبر علی ولد مولوی محمد علی الراعی قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۱۳/۴/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری کوئی ذاتی جائداد نہیں ہے۔ چونکہ میرے والد صاحب زندہ ہیں۔ میرا گزارہ ملازمت پر ہے۔ مجھے مبلغ ۹۴ روپے تنخواہ ماہوار ملتی ہے۔ اس کے علاوہ پراویڈنٹ فنڈ مبلغ ۲۰۰۰ روپیہ جمع ہے۔ ان ہردو کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ علاوہ ازیں میری وفات کے بعد جو جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

العبد۔ محمد اکبر علی سب انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز کاہنہ نو ضلع لاہور۔ گواہ شد۔ محمد علی والد موصی۔ گواہ شد۔ ناصر علی پسر موصی

نمبر ۷۳۹۶۔ منکہ ناصرہ بیگم بنت حاجی محمد اسمٰعیل صاحب قوم احمدی عمر ۱۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۱۶/۴/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں۔ میرے والدین بفضل خداوند تعالیٰ زندہ ہیں۔ میرے پاس سردست ساڑھے تین تولہ سونے کا زیور ہے جس کی قیمت حسب ذیل ہے۔ ان ایام کے نرخ کے حساب سے نفیساں اڑھائی تولہ ۱۷۵ روپے انگوٹھی ایک عدد اور کانٹے ایک جوڑی ۷۰ روپے ہردو ایک تولہ کل ۲۴۵ روپے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی میری آمدنی یا جائیداد ہوگی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر کوئی رقم میں ادا کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو وہ رقم وصیت کی واجب الادا رقم سے منہا کر دی جائے گی۔

الامۃ:۔ ناصرہ بیگم بنت حاجی محمد اسمٰعیل گواہ شد محمد اسماعیل والد موصیہ نائب صدر محلہ دارالبرکات گواہ شد: ڈاکٹر محمد دین صدر محلہ دارالبرکات

۷۳۹۱۔ منکہ محمد الیاس ولد حاجی غلام جیلانی صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۸ء ساکن محلہ گندہ نالہ۔ شہر بریلی۔ یو۔ پی بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۳/۴/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جدی جائیداد غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔

ایک پختہ مکان واقعہ محلہ گندہ نالہ جس میں ہم تین بھائی اور دو بہنیں حصہ دار ہیں۔ بروقت تقسیم جو کچھ میرے حصہ میں آئیگا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد اور کوئی جائیداد پیدا کروں۔ اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائداد پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائیداد پر نہیں ہے۔ بلکہ تجارت پر ہے۔ جس میں سے ماہوار ۶۰ روپے اپنے ذاتی اخراجات کے واسطے نکال لیتا ہوں۔ جس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور سال کے اختتام پر جو بھی منافعہ ثابت ہوگا۔ اس میں سے مذکورہ بالا رقم منہا کر کے بقیہ منافع کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کر دوں۔ تو

اس قدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
العبد:۔ محمد الیاس ۔ گواہ شد محمد یونس برادر وصی
گواہ شد: محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال
گواہ شد: (ڈاکٹر) اقبال علی غنی۔ سپرنٹنڈنٹ مینٹل ہاسپٹل۔ بریلی۔

۳۹۲۱ منکہ محمد فاروق ولد محمد عمر صاحب قوم شیخ قریشی پیشہ تجارت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن بریلی صوبہ یو۔پی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۴۴ ؁ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ کیونکہ بفضلہ تعالیٰ میرے والد صاحب بقید حیات ہیں۔ اسلئے اس وقت میری کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ لیکن چونکہ میں جنگلات کی تجارت کرتا ہوں۔ جس کو شروع کئے ہوئے ابھی چند ماہ ہوئے ہیں۔ اور اس وجہ سے ابھی اس کے منافع اور نقصان کا کوئی اندازہ نہیں ہوسکتا۔ لہذا اس وقت میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ بعد ایک سال کے جو کچھ مجھ کو اس تجارت سے یا اور اس کے علاوہ جو کوئی اور تج[ارت ک]روں گا۔ اس کے منافع کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور فی الحال میں تقریباً ۔/۲۰ روپے ماہوار ذاتی اخراجات کے لئے لے رہا ہوں۔ لہذا اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کیوقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ محمد فاروق احمدی دوکان عمارتی پتھر محلہ کوہاڑہ پیر نینی تال روڈ بریلی یو۔پی۔
گواہ شد:۔ (ڈاکٹر) اقبال علی غنی سپرنٹنڈنٹ مینٹل ہاسپٹل بریلی۔ گواہ شد:۔ محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے
سبارڈینیٹ سروس کمیشن لاہور

روٹین کلرکوں کی ۱۰ + ۴۰ (فہرست انتظاریہ) عارضی آسامیوں کیلئے ۵/۴۴-۱۲ تک مجوزہ فارم پر درخواستیں طلب کرنے کے متعلق جو نوٹس شائع کیا گیا تھا۔ اسی سلسلہ میں اعلان کیا جاتا ہے کہ درخواستیں موصول ہونیکی آخری تاریخ ۶/۴۴-۱۲ کر دیگئی ہے۔ تنخواہ کا سکیل بھی (جنگ کے دوران کیلئے) علاوہ عام گرانی الاؤنس کے ۴۰-۲-۵۶ کر دیا گیا ہے۔

حضرت مصلح موعود کا ارشاد

"اس وقت تلوار کے جہاد کی بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مومن پر فرض ہے"
اس کے لئے آپ اپنے علاقے کے غیر احمدی یا غیر مسلم اصحاب کے ہر پتے کے ساتھ چار آنے کے ٹکٹ خاکسار کو روانہ فرمائیں (پتہ خوشخط ہو) اس کے عوض ان کو اس قیمت کا اردو یا انگریزی تبلیغی لٹریچر روانہ کیا جائیگا۔ اس طرح آپ بفضل خدا گھر بیٹھے تبلیغ اسلام کا فرض ادا کرنے والوں میں شمار کئے جائیں گے۔

خاکسار:۔ عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لاہور ۱۱ مئی۔ راشننگ کے جملہ انتظامات مکمل ہو چکے ہیں۔ اور ۱۱ جون سے راشن سسٹم شروع کر دیا جائیگا۔

بمبئی ۱۱ مئی۔ گاندھی جی آج پونا سے یہاں پہنچے۔ اور جوہو میں قیام کریں گے۔ آپ کے ساتھ ڈاکٹر گلڈر۔ ڈاکٹر سوشیلا نائر۔ اور آپ کے سکرٹری مسٹر پیارے لال بھی ہیں۔ مسز سروجنی نیڈو بھی یہاں پہنچ گئی ہیں۔

لنڈن ۱۱ مئی۔ بحرالکاہل کے علاقوں میں اتحادی فوجیں ایک نئی قسم کے آتش افروز بم استعمال کر رہی ہیں۔ اس بم کے ایک حصہ میں تیل ہوتا ہے۔ جو پھٹتے ہی ایک وسیع رقبہ میں آگ بھڑکا دیتا ہے۔

دہلی ۱۱ مئی۔ وسطی برما میں اتحادی فوج دشمن کے شدید مقابلہ کے باوجود آگے بڑھ رہی ہے۔ کوہیما کے علاقہ میں کوئی خاص بات نہیں ہوئی۔ ایک شہر کی بیرونی بستیوں میں برابر لڑائی ہو رہی ہے۔ امپھال کے شمال میں ایک چوکی پر اتحادی فوج کا قبضہ ہو گیا ہے۔ اور اراکان کے محاذ پر دشمن کی دو مضبوط چوکیاں چھین لی گئیں۔

فیروز پور ۱۱ مئی۔ ایک سگرٹ فروش کو ڈیڑھ سو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی ہے۔ اس نے سگرٹ کی مقررہ قیمت سے ایک پیسہ زیادہ وصول کیا تھا۔ مٹی کا تیل گراں بیچنے پر ایک تاجر کو پانسو روپیہ اور دو ٹرنک فروشوں کو بیس فیصدی سے زائد منافع لینے کے جرم میں ۸۰-۸۰ روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی ہے۔

بمبئی ۱۱ مئی۔ بمبئی گورنمنٹ نے زمینداروں کے لئے لازمی قرار دیا ہے کہ اپنی زمینوں کے ½ رقبہ میں اجناس خوردنی کاشت کریں۔

پونا ۱۱ مئی۔ گاندھی جی نے اپنے ایک معالج سے کہا۔ کہ میں بہت زیادہ عرصہ تک زندہ رہنا چاہتا ہوں۔ کیا کوئی دوائی مجھے ۲۵ سال اور زندہ رکھ سکتی ہے؟ معالج مذکور نے ایک انٹرویو میں کہا۔ کہ گاندھی جی خود اپنی بیماری کو شدید خیال نہیں کرتے۔

چٹاگانگ ۱۱ مئی۔ جنگ کے نتیجہ میں اب تک ۸ کروڑ ۴۰ لاکھ چینی بے گھر ہو چکے ہیں۔ ان کو پناہ دینے کے لئے ۱۵ صوبوں میں ایک کروڑ پچیس لاکھ نئے مکانوں کی ضرورت ہے۔

لنڈن ۱۱ مئی۔ مسٹر چرچل اور مسٹر روز ویلٹ کی طرف سے ایک مشترکہ بیان جاری ہوا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ ماہ اپریل میں آبدوزوں کی جنگ میں اتحادیوں کا پلڑا بھاری رہا۔ اس ماہ میں جرمن آبدوزوں نے جتنے اتحادی جہاز غرق کئے۔ ان سے زیادہ جرمن آبدوزیں غرق کر دی گئیں۔

چنگکنگ ۱۱ مئی۔ ایک چینی اعلان مظہر ہے۔ کہ جاپانیوں نے چینگچو سے تیس میل کے فاصلہ پر ایک اہم شہر پر قبضہ لیا ہے۔ اور اب جاپانی فوجیں شنگھائی ریلوے کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ جو بیس میل کے فاصلہ پر ہے۔

ماسکو ۱۱ مئی۔ سبسٹاپول کی فتح پر یہاں توپوں کی سلامی دی گئی۔ اب بحیرہ اسود کے مغربی ساحل پر جرمنوں کے ذرائع رسل و رسائل کی تباہی کے امکانات پیدا ہو گئے ہیں۔ نیز رومانیہ کی بندرگاہ کانسٹنزا کے لئے بھی خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ جرمنوں کے پاس بحیرہ اسود میں یہی ایک بندرگاہ رہ گئی ہے۔ کانسٹنزا سبسٹاپول سے دو سو میل کے فاصلہ پر ہے۔

واشنگٹن ۱۱ مئی۔ سان فرانسسکو میں امریکن بحری جرنیلوں کی ایک کانفرنس میں فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ جاپان کے خلاف بحرالکاہل کی جنگ کو تیز کیا جائے۔

بمبئی ۱۱ مئی۔ تجویز کی گئی ہے کہ آغا خان محل خرید کر گاندھی جی کو دے دیا جائے۔

واشنگٹن ۱۱ مئی۔ امریکہ کے محکمہ خفیہ کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ ایک شخص جو پہلے پرائیویٹ جاسوس کا کام کرتا تھا۔ اس جرم میں پکڑا گیا ہے۔ کہ وہ پریذیڈنٹ روز ویلٹ کو قتل کی دھمکیاں دیا کرتا تھا۔

قاہرہ ۱۱ مئی۔ مصر کی آزاد پارٹی کا لیڈر اور ایک ممبر اس الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔ کہ وہ اہل مصر کو بغاوت کی ترغیب دے رہے تھے۔ اور باغیانہ لٹریچر کی اشاعت کرتے تھے۔

لنڈن ۱۱ مئی۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے۔ کہ اس سال کے پہلے چار ماہ میں برطانیہ کے اڈوں سے جو ہوائی جہاز یورپ پر حملوں کے لئے گئے۔ ان میں سے ۱۰۴۱ برطانی اور ۱۱۱۷ امریکن ہوائی جہاز تباہ ہوئے۔

دہلی ۱۱ مئی۔ حکومت ہند نے دالوں پر کنٹرول اور زیادہ پیداوار کے علاقوں سے کم پیداوار کے علاقوں کو جانے والی دالوں کی تقسیم کے بارہ میں ایک سکیم تیار کر لی ہے۔

بمبئی ۱۱ مئی۔ ٹیکسٹائل کمشنر نے ایک بیان میں کہا۔ کہ کپڑے کے تاجروں کی بے قاعدگیوں کے خلاف سخت اقدام شروع کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ بمبئی کے ۳۰ سر کردہ تاجروں کا مال اور لائسنس ضبط کر لئے گئے ہیں۔ کیونکہ وہ کپڑے کی فروخت کے ایسے طریقے اختیار کرتے تھے۔ جن سے چور بازار پیدا ہوتا ہے۔

لنڈن ۱۱ مئی۔ روم ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ اطالوی فوجی کمانڈر کو اس کے ہیڈ کوارٹرز کے پاس کسی نے ریوالور کی گولی سے ہلاک کر دیا۔ حملہ آور بھاگ گیا۔

دہلی ۱۱ مئی۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے جنرل سکرٹری نے ملک خضر حیات خاں کو تار دیا ہے۔ کہ مسلم لیگ کی مجلس عمل کا اجلاس ۱۳-۱۴ اپریل کو ہو رہا ہے۔ آپ ان میں سے کسی تاریخ کو یہاں آ کر کمیٹی سے ملیں۔ اور بالمشافہ گفتگو میں اپنی پوزیشن واضح کریں۔

لاہور ۱۱ مئی۔ ہائی کورٹ نے ایک ۲۶ سالہ سیدانی کی جسے سشن کورٹ جہلم نے سزائے پھانسی دی تھی۔ اپیل نامنظور کر دی ہے۔ اور سزائے پھانسی بحال رکھی ہے۔ ملزمہ کے خلاف اپنی سوکن کو کلہاڑی سے ہلاک کرنے کا الزام تھا۔ اس واقعہ میں کچھ اور بھی ملزم تھے۔ جنہیں سشن کورٹ نے بری کر دیا۔

آگرہ ۱۱ مئی۔ ایک صاحب مسٹر راحت حسین نے اپنی بیوی کے خلاف ہتک عزت کا دعویٰ کیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ مسز راحت نے ایک اردو رسالہ میں ایک مضمون لکھا۔ جس میں اپنی ازدواجی زندگی کے متعلق کچھ اشارات کئے۔

ماسکو ۱۲ مئی۔ کریمیا میں سباسٹیپول کی بندرگاہ کے گلی کوچوں سے جرمنوں کی لاشیں ہٹائی جا رہی ہیں۔ ایک تازہ سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ سباسٹیپول کے گلی کوچے اور شہر کے آس پاس کی دلدلیں جرمنوں کی لاشوں سے بھری پڑی ہیں۔

لنڈن ۱۲ مئی۔ جنگل کے روز اٹھارہ اتحادی حکومتوں کے نمائندوں کا ایک جلسہ ہوگا۔ جس میں ایک ریزولیوشن پر دستخط کئے جائیں گے۔ جن ملکوں کے نمائندے اس جلسہ میں حصہ لیں گے۔ ان میں ہندوستان اور چین کے نمائندے بھی ہوں گے۔

واشنگٹن ۱۲ مئی۔ اتحادی فوجیں بحرالکاہل کے جزیروں سے ایک ایک کر کے جاپانیوں کو نکالتی جا رہی ہیں۔ اور اب خشکی پر جاپانی زیادہ تعداد میں ہتھیار ڈال رہے ہیں۔

کراچی ۱۱ مئی۔ مسٹر یوسف ہارون ایم۔ ایل۔ اے مرکزی کو آئندہ سال کے لئے کراچی کا میئر منتخب کیا گیا ہے۔

بغداد ۱۱ مئی۔ عراق اور شام کی سرحد کے قریب دریائے فرات میں طغیانی آنے کی وجہ سے ابو کمال کا شہر تباہ ہو گیا کئی آدمی ہلاک اور زخمی ہوئے۔ سینکڑوں گھر تباہ ہو گئے اور ہزاروں انسان بے خانماں ہو گئے۔

لنڈن ۱۱ مئی۔ اٹلی میں جرمن فوجیں اہم فوجی مقامات سے خود بخود پیچھے ہٹ گئی ہیں۔ اور اس طرح اتحادی فوج دس میل آگے بڑھ گئی ہے۔

امرتسر ۱۱ مئی۔ اخبارات کا بیان ہے کہ امرتسر کا گھنٹہ گھر عنقریب مسمار کر دیا جائیگا۔ یہ ۱۸۶۲ء میں تعمیر کیا گیا تھا۔ اور ۱۱ سال میں مکمل ہوا تھا۔

لاہور ۱۱ مئی۔ بیان کیا گیا ہے کہ میاں عبدالحی صاحب وزیر تعلیم نے وزیر اعظم سے استدعا کی ہے۔ کہ انہیں سبکدوش کر دیا جائے۔

پشاور ۱۱ مئی۔ ایبٹ آباد کے سشن جج نے ایک شخص محمد یعقوب کو ہری پور کے فساد میں